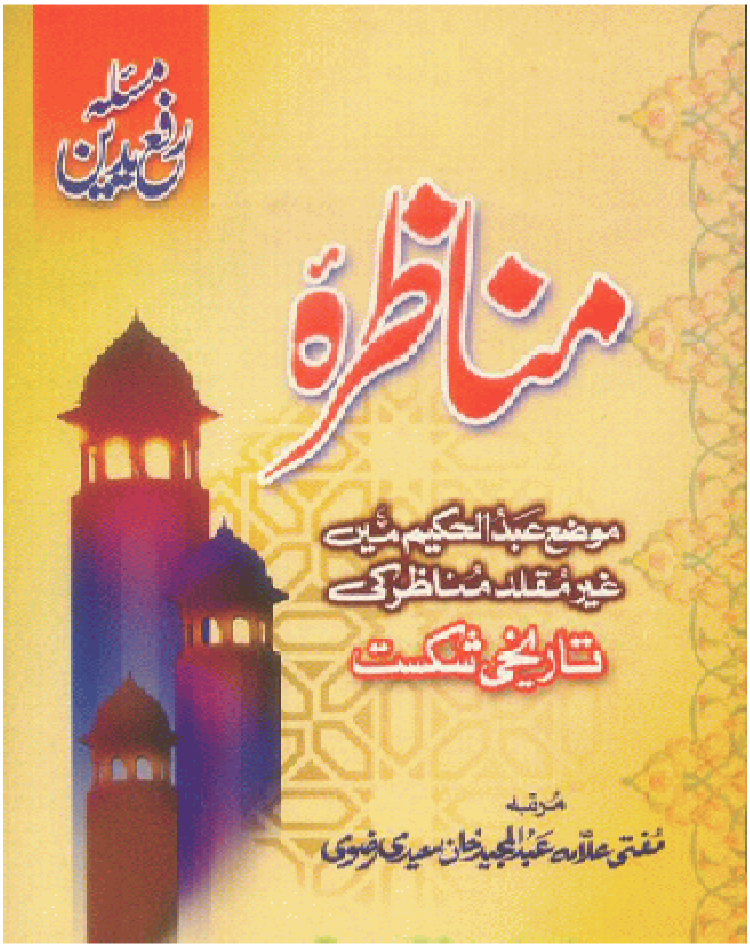

مناظرہ رفع یدین میں
غیر مقلدین کی تاریخی شکست

مرتّبہ۔ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی (جامعہ غوث اعظم، رحیم یار خاں، پنجاب)

مقام مناظرہ ۔عبدالحکیم شہر، ضلع خانیوال

سن مناظرہ ۱۹۹۰ء

مناظرین اہل سنت

مناظر۔ شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی مدظلہٗ (جامعہ انوار العلوم ملتان)

معاون مناظر۔ علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی (رحیم یار خاں، پنجاب)

مابین غیر مقلدین

مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی (قصبہ عبدالحکیم)

مفتی عبدالرحمٰن رحمانی (قصبہ عبدالحکیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہٖ واصحابہ واتباعہٖ اجمعین

پہلے اِسے پڑھئے

قارئین کرام! رفع یدین کے موضوع پر ہونے والے ایک تاریخی مناظرہ کی روئیداد آپ کے سامنے ہے، اس مناظرہ میں اہل سنت وجماعت (احناف) کی جانب سے مناظر، استاذ العلماء، پاسبان حنفیت، حضرت استاذیم علامہ مولانا مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث مدرسہ انوار العلوم ملتان) تھے، معاونت کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے اور ثالثی کا منصب ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر محمد سعید اختر صاحب مرحوم (احمد سعید کلینک، گلگشت کالونی ملتان) نے سنبھالا اور اسے خوب نبھایا، جب کہ غیر مقلدین (اہل حدیثوں) کی طرف سے مناظر (یکے بعد دیگرے) مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی آف قصبہ دربار عبدالحکیم اور مولوی مفتی عبدالرحمٰن رحمانی (سابق دیوبندی) آف قصبہ دربار عبدالحکیم تھے، اور ان کی جانب سے ثالثی کے فرائض محمد افضل غیر مقلد نامی ایک صاحب نے سرانجام دیئے۔

یہ مناظرہ کب ہوا؟ کہاں ہوا؟ کیسے ہوا؟ کیسا رہا اور اس میں فریقین کے دلائل کیا تھے؟ اس کی تفصیل آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے، سردست مختصراً اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ غیر مقلدین مناظرین، مناظر اہل سنت کے شکنجے میں ایسے کسے گئے کہ انہیں جان چھڑانی مشکل ہوگئی، پھر جب انہوں نے اپنی جان کی خلاصی کے لئے اِدھر اُدھر بھاگنے کی کوشش شروع کی تو سامعین نے انہیں شکست خوردہ قرار دے دیا، اسی لئے ”عیاں راچہ بیاں“ کے پیش نظر ثالث کو بھی اس کا مزید باقاعدہ فیصلہ سنانے کی زحمت نہ اُٹھانا پڑی اور یہ بھی واضح رہے کہ مناظر اہل سنت نے جس اچھوتے اور مدلل انداز میں اختلافی رفع یدین کی منسوخیت کے بارے میں حدیث ”مالی اراکم رافعی اید یکم“ سے قوی اور کامیاب استدلال فرمایا ہے، کم از کم ہمارے مطالعہ وتحقیق کی حد تک اس سے پہلے اس شان کے ساتھ اسے کسی بھی حنفی عالم نے بیان نہیں کیا، اگر ہمارے حنفی مناظرین اور مبلغین اسے احناف کے ہر سمجھدار فرد کو ازبر کرادیں اور اسی کی روشنی میں غیر مقلدین سے مناظرے کیا کریں تو وہ ہمارے حنفی عوام کو تنگ کرنا اور اس مسئلہ پر بحث کرنا ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں اور پاکستان کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو کر رہ جائے۔

مناظرہ کیوں، کب اور کہاں ہوا؟

خانیوال سے آگے اور تلمبہ کے قریب دربار عبدالحکیم نامی ایک قصبہ ہے جس میں چند ایسے فتنہ پرور اور شر پسند قسم کے بدعقیدہ غیر مقلد عناصر رہتے ہیں، جن کا رات دن کا مشغلہ حدیث کی آڑ میں سادہ لوح حنفی مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے رہنا ہے، جن میں مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی غیر مقلد، ان کے بھائی مولوی پروفیسر طالب الرحمٰن زیدی غیر مقلد اور مولوی مفتی عبدالرحمٰن رحمانی غیر مقلد کے نام سرفہرست ہیں، ان حضرات کے منفی رویّہ اور فرقہ وارانہ تعصب سے پورا علاقہ نالاں، پریشان اور گریاں ہے، یہ لوگ اعتقادی اعتبار سے خالص النسب نجدی اور نجدی عقائد کے سرگرم مبلغ ہیں۔

ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ لوگ عموماً نماز میں رفع یدین کرنے کی منسوخ حدیثیں، تھوڑے پڑھے لکھے حنفیوں کو دکھا کر انہیں یہ باور کراتے ہیں کہ دیکھو نماز میں رفع یدین کرنا نبی ﷺ کا مبارک عمل ہے، جسے اپنا لینے سے مسلمان کو ہرگز گریز نہیں کرنا چاہیئے، اور ساتھ ہی یہ وسوسہ بھی ان سادہ لوحوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں کہ معاذ اللہ فقہ حنفی ان احادیث کے خلاف ہے، پس یہ وسوسہ پہلے تو انہیں ایسا گھائل کر دیتا ہے کہ پہلے تو وہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ وہ آگے کوئی تحقیق کر کے حقیقت حال معلوم کر سکیں، لہذا وہ اسی پر ڈٹ جاتے ہیں، اور انہیں کوئی موقع مل بھی جائے تو چونکہ کم علمی کی وجہ سے ان کے معمولی سے ذہن مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے اور علمی مباحث کے سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، اس لئے "ثم لایعودون" (**پھر واپس نہیں لوٹیں گے**) کا صحیح مصداق بن کر حق کی جانب واپس لوٹنے کے قابل ہی نہیں رہتے، نتیجۃً وہ پکّے غیر مقلد بن کر حنفی مسلک کو خیر باد کہہ بیٹھتے ہیں، پھر چابکدستی سے انہیں نجدی عقائد کا پیروکار بنادیا جاتا ہے۔

چنانچہ اپنے اسی دام تزویر کے ذریعہ مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی غیر مقلد نے قصبہ دربار عبدالحکیم کے باشندے عبدالرشید نامی ایک حنفی کو شکار کیا اور ساتھ ہی اپنے غیر مقلد مسلک پر اس کا اعتماد بڑھانے کے لئے اس کے کان میں یہ بھر دیا کہ جس حنفی عالم کو چاہو لے آؤ ہم اس موضوع پر اس کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

عبدالرشید مذکور کے کزن جناب حافظ محمد عارف اقبال صاحب (سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان) نے اپنے عزیز بھائی کے مسلک کی تبدیلی کا سنا تو انہیں اس کا سخت رنج ہوا، پس انہوں نے اپنی بساط کے مطابق اسے سمجھانے کی کافی کوشش کی مگر وہ بارآور نہ ہوسکی اور اس نے اس کا کوئی مثبت تاثر لینے کی بجائے اپنے مغوی مولوی ڈاکٹر

شفیق الرحمٰن زیدی کے ساتھ ان کے چیلنج کے مطابق رفع یدین کے موضوع پر کسی حنفی عالم سے مناظرہ کرنے کا مطالبہ کیا، حافظ صاحب موصوف نے استاذ العلماء مناظر اہل سنت حضرت استاذیم مولانا مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان) کی خدمت میں حاضر ہوکر صورتحال آپ کے سامنے رکھی، آپ نے اپنی شدید علالت کے باوجود نہ صرف غیر مقلدین کے اس چیلنج کو خندہ پیشانی سے قبول فرمایا بلکہ ملتمسین پر نہایت درجہ شفقت فرماتے ہوئے متعلقہ کتابوں کے بنڈل لے کر اپنے احباب کے قافلہ سمیت مقررہ وقت کے مطابق ۱۰ بجے صبح میدان مناظرہ میں عبدالرشید مذکور کے مکان پر قصبہ دربار عبدالحکیم پہنچ گئے۔

راہِ فرار اختیار کرنے کی ناکام کوشش

حضرت استاذ العلماء موصوف دام ظلہم اپنے زمانہ طالب علمی ہی سے فن مناظرہ کے ساتھ خاصی دلچسپی رکھتے ہیں، اس لئے آپ اس فن پر مکمل عبور اور اپنے مد مقابل کو بری طرح ناکام بنانے، اسے عبرتناک اور ذلت آمیز شکست پہنچانے کے اسباب وعلل اور عوامل سے بخوبی واقفیت تامہ رکھتے ہیں، اور قدرت نے آپ کے اندر اپنے مخالف مباحث کے عاجز کرنے اور اسے گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کردینے کا پورا ملکہ ودیعت کر رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے گزشتہ حصہ میں مختلف مکاتب فکر کے کئی مناظرین سے بیسیوں مناظرے کئے ہیں مگر آج تک کوئی بھی مناظر آپ کو کبھی زیر نہیں کرسکا، بلکہ کامیابی نے ہر بار آپ ہی کے قدم چومے۔

۱۵/اگست ۱۹۸۲ء کو ٹمبر مارکیٹ ملتان میں مولوی اللہ بخش غیر مقلد (شیخ الحدیث مدرسہ رحمانیہ ملتان) کے ساتھ علم غیب کے موضوع پر اور محلّہ قدیر آباد ملتان میں (مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی مذکور کے بھائی) مولوی پروفیسر طالب الرحمٰن غیر مقلد کے ساتھ رفع یدین کے موضوع پر آپ کے کامیاب مناظرے بھی اسی سلسلہ کی دو بہت بڑی اہم کڑیاں ہیں۔

پس آپ کا نام سنتے ہی مخالفین لرزہ براندام ہوجاتے ہیں اور ان کے اوسان خطا ہونے لگتے ہیں، اس لئے جس مخالف کا آپ کے ساتھ کبھی اس قسم کا واسطہ پڑا ہے تو وہ خود بھی آپ کا سامنا کرنے سے گریز کرتا اور متعلقین کو بھی آپ کے مقابلہ میں بچنے کی تلقین کرتا ہے، راقم الحروف کو آج بھی اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں جلال پور پیروالا (ضلع ملتان) میں آپ کے ہاں زیر تعلیم تھا تو وہاں کے غیر مقلدین کے ساتھ آپ کا تحریری وتقریری طور پر سخت مقابلہ رہتا تھا، غیر مقلدین اپنے مدرسہ کے منتہی طلباء کو بھی آپ کے پاس بحث کے لئے بھیجتے تھے اور وہ آپ سے متاثر اور قائل ہوکر جاتے تھے، بالآخر جب وہ ہر طرح سے عاجز ہوگئے تو وہ یہ کہہ کر لوگوں کو آپ کے پاس جانے سے منع کرنے لگے کہ خبر

داران کے پاس مت جاؤ کیونکہ یہ جادوگر ہیں، ظاہر ہے کہ جادوگری، علم وفن اور قوت استدلال کی روشنی میں مخالف کو اپنا گرویدہ اور قائل بنا لینے کے سوا اور کیا تھی۔

بہر حال قصبہ دربار عبدالحکیم کے ان غیر مقلدین کو شاید یہ پتہ نہیں تھا کہ سنی حنفیوں کی جانب سے ان کے مقابلہ میں بطور مناظر کون آرہا ہے، اسی لئے مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی صاحب غیر مقلد مناظرہ کرنے کے لئے مناظرہ گاہ میں آتو گئے لیکن جب ان کا آپ سے بالمشافہ تعارف کرایا گیا تو کھسیانے ہونے لگے اور آپ سے مرعوب ہوکر صاف کہہ دیا کہ میں آپ سے مناظرہ نہیں کرتا اور آپ سے یہ کہنے لگے کہ آپ رفع یدین کے موضوع پر درس دے دیں ہم اسے سُن لیں گے اور جہاں مناسب ہوگا اپنی تسلی کے لئے آپ سے کچھ سوالات کرلیں گے اور مناظرہ کے لئے کوئی اور وقت رکھ لیتے ہیں جس میں ہم اپنا کوئی اور عالم بلائیں گے، اس وقت ان کی حالت زار بھی قابل دید تھی کہ جب وہ صاف اقرار کررہے تھے کہ میں تو عربی کی ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکتا، مگر مناظر اہل سنت نے ان کے فرار کی تمام راہیں بند کر کے انہیں مناظرہ کرنے پر مجبور کردیا اور مناظرہ کر کے انہیں تاریخی شکست دی۔

پھر پورے مجمع نے دیکھا کہ غیر مقلد مناظر کے پاس محض ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں تھا اور وہ اڑھائی گھنٹے کی پوری بحث میں صرف اپنا ٹائم پاس کرنے کے لئے اپنی ایک ہی تقریر ہر بار نئے انداز میں دھراتے رہے، بالآخر جب ان کا سارا مصالحہ ختم ہوگیا تو ایسے حواس باختہ ہوئے کہ اپنے مسلک کے خلاف بزبان خود یہ بیان دے بیٹھے کہ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا خلاف سنت ہے، ان سے اس بات کی تحریر کا مطالبہ کیا گیا تو پہلے توانہوں نے وعدہ کیا کہ وہ لکھ دینے کو بھی تیار ہیں مگر تھوڑے ہوش میں آئے تو انہیں ان کی عقل نے یہ ملامت کی کہ یہ کیا کررہے ہو، یہ تحریر دینا تو تمہارے مسلک کی خودکشی اور ہمیشہ کے لئے تمہاری ذلت اور رسوائی کا دستاویزی ثبوت ہے، پس اس سے بچ نکلنے کی انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ نماز پڑھنے کا بہانہ بنا کر بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے غیر مقلد مولوی مفتی عبدالرحمٰن رحمانی کے پاس جا کر ان سے استمداد کرتے ہوئے انہیں مناظرہ کرنے کے لئے کسی طرح لے آئے لیکن وہ ان کے لئے مزید ذلت کا سامان بن گئے کیونکہ غیر مقلد مفتی صاحب مذکور مناظر اہل سنت کے مقابلے میں تقریباً دس منٹ میں آؤٹ ہوگئے اور ان کی اس رسوائی کو اہل علاقہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

مناظرہ کے بعض اہم مباحث

رفع یدین معمولی سا مسئلہ ہے

مناظرہ کے دوران ایک حیرت انگیز بات یہ بھی سامنے آئی کہ یوں تو غیر مقلدین اپنی تقریر اور عام تحریروں میں یہ کہا کرتے ہیں کہ نماز میں رفع یدین کرنا اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، نیز وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ رفع یدین کے چھوڑنے کا کوئی ثبوت نہیں، مگر میدان مناظرہ میں چونکہ الفاظی یا لچھے دار تقریریں نہیں بلکہ مضبوط دلائل کام آتے ہیں اس لئے جب غیر مقلدین مناظر مولوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک رفع یدین کا مسئلہ اصولی ہے یا فروعی؟ اور اس کے بغیر بھی نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ تو مناظر اہل سنت سے مرعوب ہوکر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میرے نزدیک یہ مسئلہ فروعی ہے اور رفع یدین کے بغیر بھی نماز ہوجاتی ہے، نیز رفع یدین نہ فرض ہے نہ واجب، کیونکہ اس کے بارے میں نبی ﷺ کا کوئی خاص حکم موجود نہیں اور یہ ایک ایسی غیر ضروری چیز ہے کہ اس کے چھوڑدینے سے سجدہ سھو بھی لازم نہیں آتا اور رفع یدین نہ کرنے والے بھی میرے نزدیک مسلمان ہیں اور نماز میں رفع یدین نہ کرنا حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی اور قرون ثلثہ کے دیگر سلف صالحین سے بھی ثابت ہے تو جو شخص رفع یدین کے ثبوت کی اجازت کو موؤل یا منسوخ وغیرہ سمجھ کر نماز میں رفع یدین نہیں کرتا تو اس پر کوئی ملامت نہیں، ہاں اگر کوئی کسی تاویل کے بغیر یہ سمجھے کہ حدیث تو ہے مگر میں اسے نہیں مانتا تو وہ حدیث کے انکار کی وجہ سے گمراہ ہوگا۔

مگر ان کا یہ اقرار محض دفع وقتی پر مبنی تھا کیونکہ جب ان کو نہایت ہی خلوص کے ساتھ یہ کہا گیا کہ آپ اپنے اسی موقف پر اپنے ہم مسلک علماء کو جمع کر کے ایک متفقہ پمفلٹ شائع کرادیں تاکہ احناف اور غیر مقلدین کا اس مسئلہ پر تنازع ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے تو انہوں نے اس پر آمادہ ہونے سے انکار کردیا، جس کی بنیادی وجہ صرف یہ ہے کہ غیر مقلد مبلغین اور مقررین کی روزی اور معاش کا ذریعہ آج کل عموماً رفع یدین ہی کا مسئلہ ہے۔

علاوہ ازیں ان کے اس انکار کے دفع وقتی پر مبنی ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ غیر مقلد مناظر کے مربی (اور دوسرے مناظر) مفتی عبدالرحمٰن رحمانی نے دوران بحث سرے سے مسئلہ رفع یدین کے اصولی یا فروعی ہونے سے انکار کردیا تھا،

اگرایسانہیں ہواتوان کےآپس میں اس تضاد کی کیاوجہ بنتی ہے؟

نیز غیرمقلد مناظر کے اس بیان کے بعدان کے اغواءشدہ سابق حنفی عبدالرشید بانی مناظرہ نے محفل میں کھڑے ہوکراپنے مناظر کے اس قول کی تکذیب کی اوران کی نقد بےعزتی کرتے ہوئے واضح لفظوں میں کہا کہ مجھے انھوں نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ نماز میں رفع یدین نہیں کریں گے تو آپ کی نماز نہیں ھوگی اور رفع یدین کرنے کی حدیثیں تو ھیں مگر نہ کرنے کی کوئی حدیث نہیں ھے ،لیکن انھوں نے اس کا کوئی تاثر نہ لیااوراس کی مختلف فضول تاویلیں کرنے لگے،اورسخت حیرت تواس اغواشدہ پر ہے کہ اس نے اپنے اغواءکنندہ کی کذب بیانی سے کچھ سبق حاصل نہ کیا۔

خدا جب دین لیتاھے تو عقل چھین لیتا ھے ۔

وقال اللہ تعالیٰ ؛

ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم

حنفی مؤقف

مناظر اھل سنت نے حنفیوں کی نمائندگی کرتے ھوئے اپنا موقف یہ بیان فرمایا کہ جو شخص قرون ثلثہ کے صالح علماء کی اتباع میں کوئی کام کرتا ھے تو وہ درست کرتا ھے، اس پر طعن وتشنیع جائز نہیں جیسا کہ ھم ان کی پیروی کرتے ھوئے نماز کی یہ رفع یدین ترك کرتے ھیں اور ھمارے نزدیك یہ اختلافی رفع یدین منسوخ ھے، یعنی پھلے کی جاتی تھی بعد میں رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا تھا، تو آپ کے منع فرمادینے کے بعد اس کی ممانعت جاننے کے باوجود بغیر تاویل کے نماز میں اس کا کرنا مکروہ ھے، پس جن سلف صالحین کو ممانعت کی حدیث نہیں پھنچی یا پھنچی تو ھے مگر ان کے نزدیك بالفرض وہ صحیح ثابت نہیں ھوئی (خواہ سنداً یا متناً یا معناً)، تو ھم انھیں معذور سمجھتے ھیں اور ان کی اپنی اور ان کے صحیح العقیدہ اتباع (جو دور حاضر میں بعض مالکی، شافعی اور حنبلی ھیں) ان کی ان (رفع یدین والی) نمازوں کو ھم نہ صرف جائز سمجھتے ھیں بلکہ اگر ھمیں ان کے پیچھے نماز پڑھنی پڑ جائے تو پڑھ لیں گے۔ غیر

مقلدین سے ہمارے اصل اختلاف کی بنیاد ان کے گستاخانہ عقائدونظریات ہیں۔

مناظرہ کی تفصیلی روئیداد

گزشتہ سطور میں یہ بات تفصیل سے گزر چکی ہے کہ غیر مقلد مناظر نے چھوٹتے ہی یہ مان لیا تھا کہ رفع یدین ایک ایسا فروعی مسئلہ ہے جس کے چھوڑ دینے سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نماز میں اس رفع یدین کا نہ کرنا بھی بعض صحابہ کرام اور دیگر سلف صالحین سے ثابت ہے، پس ان کی اس بنیادی بات کے مان لینے کے بعد اگرچہ مزید بحث کی کوئی ضرورت نہ تھی تاہم چونکہ غیر مقلدین اس گھمنڈ میں مبتلا ہیں کہ اس اختلافی رفع یدین کا کرنا ہی درست ہے اور اس کی ممانعت پر کوئی قوی دلیل کوئی بھی حنفی عالم پیش نہیں کرسکتا اور اس کا اظہار اس وقت بھی غیر مقلد مناظر نے کیا تھا، اس لئے مناظر اہل سنت نے ان کے اس گھمنڈ کو توڑنے اور ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اس نکتہ پر بحث کر کے اپنے موقف کو دلائل و براہین سے ثابت کیا اور اس پر مد مقابل کی طرف سے کئے گئے ہر اعتراض کا دندان شکن اور مسکت جواب دے کر میدان مناظرہ جیت لیا۔

مناظر اہل سنت کی پہلی تقریر

چونکہ اس اختلافی رفع یدین کی منسوخیت کا دعویٰ ہماری طرف سے تھا اور اصول مناظرہ کی رو سے ثبوت پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہوتی ہے، اس لئے اصولی طور پر اس کے اثبات کا فریضہ بھی ہم پر عائد ہوتا تھا، پس مناظر اہل سنت نے (۱) صحیح مسلم شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۸۱، طبع کراچی، (۲) ابو داؤد، ج ۱، ص ۱۴۳، طبع کراچی، (۳) نسائی، ج ۱، ص ۱۷۶، طبع کراچی، (۴) مسند احمد، ج ۵، ص ۹۳، طبع بیروت، (۵) مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۸۶، طبع کراچی، (۶) سنن کبریٰ بیھقی، ج ۲، ص ۲۸۰، طبع ملتان، (۷) شرح معانی الآثار (طحاوی)، ج ۱، ص ۳۰۹، طبع کراچی اور (۸) جز رفع یدین للبخاری، ص ۳۱۔۳۲ کے حوالے دے کر صحیح مسلم کے لفظوں میں ممانعت رفع یدین کی حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابی رسول حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی اید یکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔

یعنی ہم مسجد میں تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے

پاس آکر ہم سے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں (نماز میں) ایسے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے (رفع یدین کرتے ہوئے) دیکھتا ہوں جیسے وہ شمس گھوڑوں کی دُمیں ہوں (خوب سن لو آئندہ) نماز میں آرام اور سکون اختیار کیا کرو۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نماز کی ہر اس رفع یدین سے ممانعت فرمادی ہے جو شمس گھوڑوں کی حرکت سے مشابہ ہو اور شمس گھوڑوں کی دموں کی حرکت میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ان کی دموں کے ہلنے کے ساتھ ان کا بدن بھی ضرور ہلتا ہے، لہذا نماز کی جس رفع یدین میں ہاتھوں کے ساتھ بدن یا بدن کے ساتھ ہاتھ بھی ہل جائیں وہ اس حدیث کی رو سے جائز نہیں، پھر چونکہ یہ تشبیہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت (اسی طرح دو رکعتوں سے اُٹھتے وقت) کی رفع یدین میں بھی موجود ہے، لہذا ثابت ہوا کہ ان مقامات کی رفع یدین اس تشبیہ کے پائے جانے کی وجہ سے ممنوع ہے۔

پھر جب یہ بات اس حدیث میں مصرح ہے کہ صحابہ کرام نماز میں یہ رفع یدین کر رہے تھے، بعد میں انہیں اس سے روک دیا گیا تو اس سے یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ نماز کی یہ رفع یدین منسوخ ہے کیونکہ منسوح اس امر کو کہتے ہیں جو پہلے ہوتا ہو پھر بعد میں اس سے روک دیا جائے۔

غیر مقلد مناظر کی جوابی تقریر

غیر مقلد مناظر نے کہا کہ اس حدیث میں اس اختلافی رفع یدین سے منع نہیں فرمایا گیا بلکہ اس میں اس رفع یدین سے روکا گیا ہے جو سلام کے وقت ہاتھوں کا اشارہ کر کے کی جاتی ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ اسی حدیث کے نیچے اسی صحابی سے ایک مفصل روایت درج ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نماز سے فراغت کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے تو دونوں طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے، پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روک دیا۔

علاوہ ازیں آپ کی پیش کردہ حدیث میں رکوع میں جاتے یا اُٹھتے وقت کی رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں بلکہ عام ذکر ہے، عام سے خاص ردّ نہیں ہوگا اور جب تک آپ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کا لفظ نہ دکھائیں آپ کا دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔

پھر یہ کہ حدیث کا صحیح مفہوم تو محدّثین ہی بتا سکتے ہیں، محدّثین نے اس حدیث کے اس اختلافی رفع یدین کی ممانعت کی دلیل ہونے سے انکار کیا ہے، چنانچہ امام مسلم اس کو باب تشہد میں لائے ہیں، (امام) نووی نے اس کی

شرح میں اس کی تردید کی ہے، ترمذی نے رفع یدین نہ کرنے کا باب باندھا ہے، اس میں اس کونہیں لائے، بخاری نے اسے جزر فع یدین میں ذکر کرکے اس کا سخت ردّ کیا ہے اور اس کو اس اختلافی رفع یدین کا ناسخ قرار دینے والوں کو لفظ جاہل سے بھی مخاطب کیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے اور آپ کے درمیان مشترک ہیں۔

اس کے علاوہ اس حدیث میں گندی تشبیہ دی گئی ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی ﷺ جو کام خود کرتے رہے ہوں اسے ایسی تشبیہ دیں، پس یہ اس امر کے واضح دلائل ہیں کہ آپ کی پیش کردہ اس حدیث کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین سے کوئی تعلق نہیں۔

مناظر اهل سنت

مناظر اہل سنت مفتی محمد اقبال سعیدی نے فرمایا یہ درست ہے کہ ان دونوں حدیثوں کے راوی ایک ہی صحابی (یعنی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک ہی صحابی سے دو مختلف واقعے نہ صرف مروی ہوسکتے ہیں بلکہ کتب حدیث میں پائے جاتے ہیں، کہنا یہ ہے کہ مسلم شریف کی یہ دونوں روایتیں دو مختلف واقعوں کو بیان کرتی ہیں، چنانچہ جس حدیث میں مطلقاً رفع یدین سے ممانعت فرمائی گئی ہے اس کے لفظ اس طرح ہیں:

'' خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰة''

یعنی هم نماز میں ایسا کررهے تھے تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے همارے پاس تشریف لاکر فرمایا که کیا وجه هے که میں تمهیں ایسے هاتھ اُٹھاتے هوئے دیکھتا هوں جیسے وه منه زور گھوڑوں کی دُمیں هوں۔

اور جس میں عندالسلام ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کا بیان ہے اس کے لفظ اس طرح ہیں:

کنا اذا صلینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ......الخ

یعنی هم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو سلام کے وقت هاتھ سے اشاره کرتے تھے، پس آپ نے همیں اس سے روك دیا۔

پہلی روایت یہ بتاتی ہے کہ صحابہ کرام نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے آکر انہیں رفع یدین سے روکا اور اس میں سلام کے وقت ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرنے کا کوئی ذکر بھی نہیں اور دوسری روایت یہ کہتی ہے کہ صحابہ کرام نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے وقت سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کیا تو آپ نے انہیں اس سے منع کر دیا، پس ثابت ہوا کہ یہ دوالگ واقعے ہیں انہیں ایک واقعہ قرار دینا درست نہیں۔

باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ ہماری پیش کردہ حدیث میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس میں عام ذکر ہے تو اس جواب یہ ہے بے شک اس میں عام ذکر ہے لیکن اگر کسی ایک مقام کا نام لے کر اس جگہ کی رفع یدین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم روکتے تو پھر اسی ایک ہی مقام کی رفع یدین ممنوع ہوتی، باقی کوئی ممنوع نہ ہوتی، پس آپ نے ''کانھا اذناب خیل'' فرما کر ایک کلیہ بنایا اور اس سے ہر اس رفع یدین کو منسوخ وممنوع فرما دیا جو ''خیل شمس'' (یعنی منه زور گھوڑوں) کی دموں کی حرکت سے مشابہت رکھتی ہو یعنی جس میں ہاتھ اور بدن ایک ساتھ حرکت میں آجاتے ہوں خواہ وہ نماز کے شروع میں ہو یا درمیان میں یا آخر میں، الغرض کہ کسی مقام پر بھی ہو، پھر جب یہ دو مختلف واقعے ہیں تو یہ ماننا لازم ہوا کہ جس میں سلام کا ذکر ہے اس کی رو سے سلام کے وقت والی رفع یدین ممنوع ہوگئی اور جس میں سلام وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں اس کی وجہ سے نماز کے اندر دوسرے مقامات کی شمس گھوڑوں کی دموں کی حرکت سے مشابہت رکھنے والی ہر رفع یدین ممنوع قرار پائی اور نماز کے اندر رفع یدین ظاہر ہے وہی ہے جو اس کے اندر کی جاتی ہے اور وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین ہے اور اس سے آپ کو بھی انکار نہیں۔

اگر اس حدیث کو شمس گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ رکھنے والی ہر رفع یدین کے لئے ناسخ نہ کہا جائے تو دوسجدوں کے درمیان والی رفع یدین جو احادیث سے ثابت ہے اور اسے آپ بھی ترک کرتے ہیں، آپ کے نزدیک صحیح معنوں میں دوسری ایسی کون سی حدیث ہے جس کی وجہ سے آپ اسے ترک کرتے ہیں یا منسوخ وممنوع سمجھتے ہیں؟

شریعت کے عمومی حکم کے ذریعہ کسی مسئلہ کے اثبات کی ایک مثال قرآن مجید کی یہ آیت بھی ہے ''ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتاً'' یعنی نماز تمام (مکلّف) مومنوں پر وقت آنے پر فرض ھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی مومن کا نام لئے بغیر ''المومنین'' کہہ کر تمام (مکلّف) اہل ایمان پر پانچ وقت نماز فرض فرمادی ہے، اب اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ اس میں میرا یا فلاں کا نام نہیں اس لئے ہم پر نماز فرض نہیں ہونی چاہئے، تو اس کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا بلکہ نماز اس پر بہ ہر حال فرض قرار دی جائے گی اور اس کا نام نہ ہونے کی

وجہ سے نماز اس سے ساقط نہیں ہوگی، پس جس طرح یہ آیت اپنے عام مفہوم میں حجت ہے اسی طرح یہ حدیث بھی اپنے عام مفہوم میں حجت ہے، اگر چہ کوئی محدّث اسے کسی بھی باب میں رکھے۔

پھر حیرت ہے کہ میں حدیث رسول پیش کرتا ہوں اور آپ اس کے مقابلہ میں علماء کا قول پیش کرتے ہیں، حدیث کے مقابلہ میں یہ کہنے کا کیا جواز بنتا ہے کہ فلاں یہ کہتا ہے، فلاں یہ کہتا ہے، اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ترک رفع یدین کی مخالفت کرنے والے ائمہ حدیث ہمارے اور آپ کے درمیان مشترک ہیں، ہاں یہ صحیح ہے کہ ان کا ان کے علم کی وجہ سے احترام کرتے ہیں اور ان سے محبت بھی رکھتے ہیں، مگر انہیں مشترک نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی حنفی نہیں ہے، امام بخاری ہوں یا امام مسلم، نسائی ہوں نووی، یہ سب غیر حنفی ہیں۔ باقی امام بخاری کے حنفیوں کے بارے میں جو آپ نے سخت لفظ ذکر کئے ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر چہ انہوں نے ہمیں گالی دی ہے لیکن وہ آخر بزرگ ہیں، ہم ان کے احترام کے پیش نظر انہیں گالی نہیں دیں گے اور ہمارے نزدیک یہ ایسے ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس کو ''انك رجل تائه'' کہہ کر انہیں مخاطب کیا، یہاں پر تائهٌ کا معنی ہے **علمی دنیا میں سرگرداں پھرنے والا**، اور یہ بہت سخت لفظ ہیں، لیکن اس روایت کو لے کر نہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہہ سکتے ہیں نہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو، اسی طرح اگر امام بخاری نے بزرگ ہونے کی وجہ سے اس قسم کی کوئی بات کہہ دی ہے تو ہم انہیں کہیں گے تو کچھ نہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ وہ حنفی نہیں، اس لئے انہیں آپ کا ہمارے اور اپنے درمیان مشترک قرار دینا درست نہیں۔

باقی رہا یہ کہ یہ تشبیہ ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کام خود کرتے رہے ہوں اسے سرکش گھوڑوں سے مشابہ قرار دے کر اس کی مذمت بیان کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ ہم نہیں بلکہ خود حضور ﷺ دے رہے ہیں، یہ تشبیہ ہم اور آپ دیتے تو کوئی اعتراض کی بات تھی، اس لئے آپ کا یہ سوال ہم پر قطعاً عائد نہیں ہوتا، علاوہ ازیں جب کوئی امر منسوخ ہو جائے یا پہلے کیا جاتا ہو پھر شریعت اُسے ناپسند کرے تو بعد نسخ اور اُس کی ممانعت صادر کرتے وقت اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کا اس کی مذمت بیان کرنا ثابت ہے۔

دیکھئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پہلے شراب پیا کرتے تھے لیکن جب وہ حرام ہونے لگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسند فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے پلید کہا اور شیطانی عمل بھی، اور یہ گھوڑوں کے ساتھ تشبیہ سے کئی درجہ سخت تشبیہ ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا

”یایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ“۔

علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پوری مکی زندگی میں اور مدنی زندگی میں ایک سال سے زائد عرصہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے رہے لیکن آج اگر کوئی مسلمان اس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھے تو بتائیں وہ کافر ہوجائے گا یا نہیں؟ (اس پر غیر مقلد مناظر نے کہا کہ جان بوجھ کر ایسا کرنے والا کافر ہوجائے گا) تو کیا اس سے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبل نسخ کے اس فعل کو کفر کہہ رہے ہیں؟ معاذ اللہ نہیں، تو رفع یدین کے مسئلہ میں اسے گندی تشبیہ کا بہانہ بنا کر اس پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے، بہرحال یہ ذہن میں رہے کہ یہ تشبیہ ہم نہیں بلکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ السلام دے رہے ہیں۔

غیر مقلد مناظر

غیر مقلد مناظر نے وقت گزارنے کے لئے اپنی جوابی تقریر میں گذشتہ تقریر دُہرادی، نیز یہ کہا کہ بے شک دو واقعے ہیں لیکن ان دونوں واقعوں میں جو تشبیہ دی گئی ہے وہ ایک ہی ہے، پس جس فعل کو اس کے ذریعہ ممنوع قرار دیا گیا وہ بھی ایک ہی ہوا اور وہ عندالسلام رفع یدین ہے، پھر اگر اس حدیث کو عام کہہ کر اسے رفع یدین کے لئے ناسخ مانا جائے تو اس سے (تکبیر تحریمہ) وتر اور عیدین کی رفع یدین بھی تو منسوخ ہوجائے گی حالانکہ وہ آپ کرتے ہیں، باقی آپ نے جو یہ کہا ہے کہ اگر رفع یدین اس حدیث کے ذریعہ منسوخ نہیں تو دو سجدوں کے درمیان والی رفع یدین جو احادیث سے ثابت ہے، ہمارے نزدیک وہ کس حدیث کی رو سے ممنوع ہے اور ہم اسے کیوں ترک کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ رفع بین السجدتین کو ہم سرے سے ثابت ہی نہیں مانتے، کیونکہ امام بخاری کا جو مقام ہے وہ دوسرے محدثین سے بلند ہے اور انہوں نے اپنی صحیح بخاری میں حدیث ابن عمر روایت کی ہے جس میں واضح طور پر موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے، پس اس کے مقابلے میں اگر کوئی دوسرا محدّث اس کے اُلٹ بیان کرتا ہے تو اس کی بیان کردہ روایت سنداً بخاری کے درجہ کی نہیں ہوگی، اس لئے ہم یہی مانیں گے کہ سجدے میں سرے سے رفع یدین ہے ہی نہیں۔

مناظر اہل سنت

دونوں واقعوں میں تشبیہ بے شک ایک ہے لیکن اس فعل کا ایک ہونا لازم نہیں آتا جس سے روکا گیا ہے کیونکہ آپس میں مناسبت رکھنے والے اور ملنے جلنے والے امور کے لئے کوئی ایک تشبیہ دینا محال نہیں اور چونکہ عندالسلام اور

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین میں بھی مناسبت پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان سب مقامات میں رفع یدین کرتے وقت بدن کے ساتھ ہاتھ یا ہاتھ کے ساتھ بدن ہل جاتا ہے اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں کے لئے ایک ہی تشبیہ بیان فرمائی ہے۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ اگر اس حدیث کو عام کہہ کر نماز کی اختلافی رفع یدین کو منسوخ کہا جائے تو اس کے عموم کے ذریعہ وتروں اور عیدین کی رفع یدین بھی منسوخ ہو جائے گی جسے ہم کرتے ہیں؟ تو آپ کا یہ سوال اپنی جگہ جائز حق رکھتا ہے لیکن آپ نے غور نہیں فرمایا میں اس کا جواب پہلے دے چکا ہوں اور اب اس کی وضاحت کئے دیتا ہوں، سنئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد گرامی میں اس رفع یدین سے منع فرمایا ہے جس میں بدن اور دونوں ہاتھ بلا فاصلہ ایک ساتھ اور اکٹھے ہلیں۔

کیونکہ آپ نے اس رفع یدین کو ہر قسم کے گھوڑے کی دُم کی حرکت سے نہیں بلکہ گھوڑے کی ایک مخصوص قسم شمس کی دموں کی حرکت سے تشبیہ دے کر اس سے روکا ہے اور ''کانھا اذناب خیل ''نہیں فرمایا بلکہ ''خیل '' کے ساتھ ''شمس '' کی قید بھی لگائی ہے، ظاہر ہے یہ قید بے فائدہ نہیں بلکہ اس میں کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور پایا جاتا ہے اور میرے نزدیک وہ یہ ہے کہ شمس گھوڑوں کی دموں کی حرکت عام گھوڑوں کی دموں کی حرکت سے مختلف ہوتی ہے اور اس کی اس حرکت کا انداز یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی دُم اُٹھا کر اُچھلتا ہے یعنی اس کا بدن اور اس کی دم ایک ساتھ حرکت میں آتے ہیں اور یہ معنی میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ ائمہ فن سے ثابت ہے۔

دیکھئے امام لغت عربی علامہ ابو منصور ثعلبی کی معرکۃ الآراء کتاب ''فقه اللغة وسر العربية '' (طبع ایران) میرے سامنے ہے وہ فرماتے ہیں ''فاذا كان مانعا ظهره فهو شموس ''یعنی (شمس، شموس کی جمع ہے اور) صرف دم ہلانے والے گھوڑے کو شموس نہیں کہتے بلکہ شموس اس گھوڑے کو کہا جاتا ہے جو اپنی پیٹھ پر کسی کو سوار نہیں ہونے دیتا اور چھلانگیں لگاتا ہے۔ اس علاوہ نووی شرح مسلم بھی میرے سامنے ہے، نووی مسلکِ حنفی کے نہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے شمس کا وہی معنی بیان کیا ہے جو میں نے عرض کیا ہے، چنانچہ وہ شُمس کی تشریح میں لکھتے ہیں ''التی لاتسقر بل تضطرب وتتهرك باذنا بها وارجلها ''یعنی شموس اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو ایک جگہ پر نہ ٹھہرے بلکہ اِدھر اُدھر حرکت کرے گھومے پھرے، اپنی دُم اور اپنے بدن کو ایک ساتھ حرکت دے کر

چھلانگیں لگائے۔ (نووی شرح مسلم، ج ا، ص ۱۸۱، طبع کراچی)

پس چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس ارشاد میں شمس گھوڑوں سے تشبیہ دے کر محض اس رفع یدین سے روکا ہے جس میں ہاتھ اور بدن اکٹھے ہلیں اور جس میں صرف ہاتھ ہلیں یا صرف بدن حرکت میں آئے تو وہ ممنوع نہیں ہوگی، اس لئے وتروں اور عیدین کی رفع یدین ممنوع نہیں کیونکہ ان میں رفع یدین کرتے وقت صرف ہاتھ ہلتے ہیں اس کے ساتھ بدن نہیں ہلتا۔

ہاتھ صرف اس لئے ہلتے ہیں کہ ان میں رفع یدین قیام کی حالت میں کی جاتی ہے اور اس کے بعد بلا فاصلہ بدن حرکت میں نہیں آتا، اب کیونکہ وتر میں بعد از تلاوت رفع یدین کر کے ہم قنوت پڑھتے ہیں اور اس فاصلہ کے بعد پھر رکوع میں جاتے ہیں، اسی طرح عیدین کی دوسری رکعت میں بعد از قرأت رفع یدین کرنے کے فوراً بعد رکوع میں نہیں چلے جاتے بلکہ اس کے لئے کچھ فاصلہ کے بعد علیحدہ تکبیر کہہ کر پھر رکوع کرتے ہیں تاکہ ہاتھ اور بدن ایک ساتھ نہ ہلیں اور خیل شُمس کی دموں کی حرکت سے مشابہت نہ پیدا ہو جائے، بہرحال اس حدیث سے نہ تو وتر اور عیدین کی رفع یدین منسوخ ہے اور نہ ہی ان میں رفع یدین کرنا اس کے خلاف ہے۔

بحمد اللہ ہم سے اس حدیث کی کسی درجہ میں بھی مخالفت نہیں ہوئی، مخالفت تو تب ہوتی کہ ہم ایسی رفع یدین کرتے جس میں خیل شُمس کی دموں کی حرکت کی شکل بنتی، پھر جب یہ حدیث ایسی صحیح ہے کہ اس کی صحت سے کسی کو انکار نہیں اور وہ اس اختلافی رفع یدین کو منع کر رہی ہے تو میرے خیال میں اب اس کے بعد اس کے ممنوع ہونے کے بارے میں کسی مسلمان کو تامّل نہیں ہونا چاہیئے۔

غیر مقلد مناظر

غیر مقلد مناظر نے اپنی گزشتہ تقریر کو نئے انداز میں ایک بار پھر دُہراتے ہوئے کہا کہ آپ نے جس حدیث کو رفع یدین کی ممانعت کے بارے میں پیش کیا ہے اس کا ردّ تو محدثین اس حدیث کو رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے باب میں رکھ کر کر چکے ہیں، امام بخاری نے اس کی تردید کی ہے، خود امام مسلم نے بھی اسے عندالسلام رفع یدین کی ممانعت کے باب میں رکھا ہے اور امام نووی نے بھی اس کی شرح میں اس کا ردّ کیا ہے، پھر اُردو ترجمے والی نووی شرح مسلم اُٹھا کر امام نووی کے حوالہ سے کہا کہ وہ اس حدیث کے تحت کہتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائیں جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے، اس سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرنے

کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ وہ تو مستحب ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو احناف اس حدیث کو رفع یدین کی ممانعت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناواقف ہیں۔

مناظر اہل سنت

مناظر اہل سنت نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں یہ احتجاج کرتا ہوں کہ جن باتوں کا میں کئی بار جواب دے چکا ہوں آپ بار بار اپنی ہر تقریر میں انہی کو گھسیٹ لاتے ہیں، آپ بار بار امام بخاری، امام مسلم اور امام نووی کا نام لیتے ہیں جب کہ میں اس کا جواب کئی بار دے چکا ہوں کہ حدیث کے مقابلے میں ان کے اقوال کی کوئی وقعت نہیں، پھر وہ حنفی بھی نہیں ہیں بلکہ رفع یدین کرنے والوں میں سے ہیں، اس لئے ہم پر ان کا قول حجت نہیں، ہم پر ان کا قول حجت ہوسکتا ہے جو ہمارے مسلک کا ہو اس لئے قول آپ اسی کا لائیں جو ہمارے لئے حجت ہو۔

ہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث ہر ایک کے لئے حجت ہے اور دلائل کی روشنی میں حدیث کو سمجھنے کا ہر ایک کو استحقاق حاصل ہے، آپ کے مولانا اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ **جو شخص یہ کھے کہ قرآن وحدیث سمجھنا مشکل ھے اور اسے علماء ھی سمجھ سکتے ھیں وہ قرآن وحدیث کا مخالف ھے** ، ایسی صورت میں آپ کا یہ کہنا کہ اس کا مطلب فلاں بیان کرے گا، کہاں کا انصاف ہے، حدیث آپ کے سامنے ہے، اگر آپ اس کا ترجمہ کر سکتے ہیں تو کر لیں پھر دیکھیں مطلب اس کے لفظوں سے واضح ہے یا نہیں؟

اور میں اس بات پر بھی شدید احتجاج کرتا ہوں کہ نووی شرح مسلم مترجم اُردو کی جو عبارت آپ نے پیش کی ہے اس میں خیانت سے کام لیا گیا ہے، اصل عربی نووی شرح مسلم میرے سامنے ہے، دیکھئے اس میں جلد ا، صفحہ ۱۸۱ پر اس حدیث کے تحت صرف اتنا لکھا ہے کہ

''المراد بالرفع المنھی عنہ ھنا رفعھم ایدیھم عند السلام مشرین الی السلام من الجانبین کما صرح بہ فی الروایتی الثانیتہ''

یعنی اس حدیث میں اس ممنوع رفع یدین کا ذکر ہے جو سلام کے وقت دونوں طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے کرتے تھے جیسا کہ اس وضاحت دوسری روایت میں۔ اھ۔ یہ امام نووی کا پورا کلام۔

اس سے آگے جو آپ نے یہ کہا کہ نووی فرماتے ہیں کہ رفع یدین مستحب ہے، سنت ہے اور جن احناف نے اس سے ممانعت رفع یدین کا استدلال کیا ہے وہ بے علم اور احادیث نبویہ سے ناواقف ہیں وغیرہ، ان میں سے یہاں پر

ایک لفظ بھی اصل عربی میں نہیں ہے، ہے تو یہ لیجئے کتاب اور کھول کر دکھا دیجئے۔

حیرت ہے جو بات نووی نے نہیں کہی، آپ لوگوں نے ان پر کیسے تھوپ دی ہے اور علمی دنیا میں بیٹھ کر آپ نے یہ خیانت مجرمانہ کیوں کی ہے؟

آپ کے سوال کا اصولی جواب اگرچہ میں کئی بار دے چکا ہوں کہ ''اگر یہ حدیث اس اختلافی رفع یدین کی ممانعت میں ہوتی تو محدّثین اسے رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے باب میں نہ رکھتے''۔

بطور اتمام حجت اس کی مزید وضاحت کئے دیتا ہوں، سنئے! کسی محدّث کا کسی حدیث کو اپنی فہم کے مطابق کسی باب میں رکھ دینا اس بات کو مستلزم نہیں کہ وہ حدیث ہر طرح سے ترجمہ باب کے ساتھ مطابقت بھی رکھتی ہو اور امام مسلم پر آپ کا یہ افتراء ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے باب میں رکھا ہے، اگر آپ کے پاس ان کی اس بارے میں کوئی تحریر ہے تو وہ آپ پیش کریں، **حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی "صحیح مسلم" میں صرف کتابوں کے عنوانات کے تحت حدیثیں جمع کی ہیں (مثلًا کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم وغیرھما) اور ابواب کے عنوان انھوں نے نہیں لگائے بلکہ یہ عنوان نووی کے لگائے ہوئے ہیں، چنانچہ صحیح مسلم جلد اوّل کی فہرست کے حاشیہ میں لکھا ہے:**

''ھذا فھرس الکتاب والابواب علی تبویب النووی وترتیبہ''

یعنی یہ کتاب اور ابواب کی فہرست نووی کی تبویب وترتیب کے مطابق ہے۔

باقی نووی کی فہم ہم پر حجت نہیں جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں، رہے امام بخاری تو ان کے بارے میں مزید عرض ہے کہ ویسے تو ہم ان کی صحیح بخاری کی بہت قدر کرتے ہیں لیکن انہوں نے ہمارے خلاف رفع یدین کے مسئلہ پر جو رسالہ لکھا ہے ہمیں ان پر حیرت ہے کہ جو حدیثیں انہوں نے صحیح بخاری میں لکھنے کے قابل نہیں سمجھیں وہ انہیں اپنے اس رسالہ میں کیوں لکھ گئے، اگر وہ حدیثیں ان کی شرط پر پوری تھیں تو انہوں نے انہیں صحیح بخاری میں کیوں نہ رکھا اور اگر وہ ان کی شرط پر صحیح نہیں تھیں تو پھر انہوں نے انہیں اپنے اس رسالے میں رکھ کر ہم پر ظلم کیوں کیا، پھر اگر علماء ہی کا قول حجت ہے تو میں عرض کروں گا کہ بہت سے علماء محدثین نے اس حدیث کو رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کی بجائے دوسرے عنوانات کے تحت لکھا ہے چنانچہ :

(۱) **امام ابوبکر ابی شیبہ** جو حنفی نہیں ہیں جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ

اللہ علیہ کے خلاف ''الرد علی ابی حنیفة'' نامی ایک کتاب بھی لکھی ہے، پھر وہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاد بھی ہیں، انہوں نے تمیم بن طرفہ والی اس روایت کو اپنی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ (طبع کراچی) میں اس عنوان کے تحت رکھا ہے ''من کرہ رفع الید ین فی الدعا'' اور امام مسلم نے یہ حدیث امام ابوبکر بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے، چنانچہ وہ اس کی سند کے شروع میں صحیح مسلم (جلد ا، ص ۱۸۱) میں فرماتے ہیں ''حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ'' یعنی اس حدیث میں ہمارے استاد ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں، پس اگر آپ کے بقول یہ علماء ہی دلیل ہیں تو امام بخاری و مسلم کو کیوں بناتے ہو؟ ان کے استاد کو دلیل بنالو جو اس حدیث کو رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے بارے میں ہونا تسلیم نہیں کرتے۔

(۲) علاوہ ازیں خاتم المحدثین امام بیہقی نے بھی ان دونوں روایتوں کو مسلم شریف سے نقل کر کے انہیں علیحدہ علیحدہ ابواب میں رکھا ہے، چنانچہ ہماری پیش کردہ حدیث (مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شُمس اسکنوا فی الصلوٰة) کو انہوں نے صحیح مسلم اور مسند احمد کے حوالہ سے اپنی کتاب سنن کبریٰ (طبع ملتان) میں ''الخشوع فی الصلوٰة والاقبال علیها'' کے عنوان کے تحت رکھا ہے اور اس کے نقل کرنے سے پہلے سورۃ مومنون کی ابتدائی آیات (قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون) بھی انہوں نے لکھی ہیں، جس کا ترجمہ ہے **یقیناً وہ مومن کامیاب ھیں جو اپنی نمازیں خشوع سے ادا کرتے ھیں۔**

اور مسلم کے حوالہ سے دوسری روایت کو انہوں نے (جس میں واضح لفظوں میں رفع یدین عندالسلام کی ممانعت ہے) اس عنوان کے تحت درج کیا ہے ''باب کراهیته الاشارة بالید عندالسلام'' یعنی **نماز میں سلام کے وقت ھاتھ سے اشارہ کرکے مکروہ ھونے کا بیان**، پس امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلم شریف سے نقل کر کے مسلم کی ان دونوں روایتوں کو دو علیحدہ ابواب میں رکھ دینا اس امر کی واضح اور روشن دلیل ہے کہ ان کے نزدیک ''اسکنوا فی الصلوٰة'' کے مضمون والی روایت رفع یدین عندالسلام کی ممانعت کے بارے میں نہیں، امام بیہقی حنفی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے حق واضح کرتے ہوئے بتادیا کہ یہ دو مختلف مضامین کی روایتیں ہیں، ان میں سے ایک کا تعلق رفع یدین عندالسلام سے ہے اور دوسری خشوع فی الصلوٰة کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔

رہا یہ کہ اس مقام پر خشوع سے کیا مراد ہے؟ تو اس کی وضاحت کے لئے میں آپ کے سامنے آپ حضرات کے فاروقی کتب خانہ ملتان کی چھپی ہوئی کتاب ''تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس'' پیش کرتا ہوں، اس میں امام

بیہقی کی نقل کردہ (اٹھارویں پارہ کی سورۃ مومنون کی) آیت کریمہ "الذین هم فی صلاتهم خاشعون" کی تفسیر میں صحابی رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، انہوں نے اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"المخبتون متواضعون لا یلتفتون یمینا ولا شمالا ولا یرفعون ایدیهم فی الصلوٰة"

یعنی (معنی یہ ہیں کہ) وہ مومن یقیناً کامیاب ہیں جو نیاز مندی اور انکساری کرنے والے اور نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے والے نہ ہوں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہوں۔

تو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے الخشوع فی الصلوٰة کے عنوان کے تحت اس آیت کریمہ اور حدیث "اسکنوا فی الصلوٰة" کو رکھ کر یہ متعین کر دیا ہے کہ ان کے نزدیک اس آیت کریمہ کی طرح یہ حدیث بھی ممانعت رفع یدین کے بارے میں ہے۔

غیر مقلد مناظر

غیر مقلد مناظر نے اپنی جوابی تقریر میں مناظر اہل سنت کی تقریر کا کوئی جواب نہ دیا اور ان کے مطالبات اور احتجاجات کا کوئی رد عمل پیش کرنے کی بجائے اپنی فرسودہ اور پُرانی تقریر کو پھر دہرایا اور کہا کہ یہ درست ہے کہ بہت سے محدّثین نے اس حدیث کو باب تشہد کی بجائے دوسرے عنوانات کے تحت لکھا ہے لیکن اب میرا مطالبہ یہ ہے کہ آپ اپنے امام ابوحنیفہ سے دکھا دیں کہ انہوں نے فرمایا ہو کہ یہ حدیث ممانعت رفع یدین کے بارے میں ہے یا آپ کسی بھی فقیہہ یا محدّث سے یہ ثابت کر دیں اور اس بارے میں، مَیں یہ شرط بھی نہیں لگاتا کہ شافعی دکھائیں یا مالکی یا حنبلی یا حنفی، آپ کو اختیار ہے کہ آپ کسی بھی محدث یا فقیہہ سے یہ دکھا دیں کہ انہوں نے اس حدیث کو اس اختلافی رفع یدین کی ممانعت کے بارے میں پیش کیا ہو، باقی رسالہ "جزر فع یدین" پر آپ کا اعتراض درست نہیں کیونکہ امام بخاری نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے اپنی صحیح بخاری میں صرف وہی حدیثیں رکھی ہیں جن پر اجماع ہے، اس سے یہ کہاں لازم آیا ہے کہ وہ اس کے علاوہ جو حدیث بیان کریں گے وہ صحیح نہیں ہوگی یا ان پر یہ پابندی ہے کہ وہ صحیح بخاری کے علاوہ اور کوئی کتاب ہی نہیں لکھ سکتے۔

مناظر اہل سنت

جہاں تک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بات ہے تو آپ کے دور میں محدثین جو محض الفاظ حدیث کو کتابی شکل میں جمع کرنے میں کوشاں رہتے تھے، بکثرت تھے لیکن حدیث کے معانی ومفاہیم کو کتابی شکل میں مدوّن کرنے کی طرف تقریباً

نہ ہونے کے برابر لوگ متوجہ تھے، پس آپ نے وقت کے اہم تقاضا کو پورا کرنے کے کی غرض سے دین کے اس اہم پہلو کا تحفظ کرتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ذخیرہ سے مسائل استنباط کر کے انہیں کتابی شکل میں مدّون کرانے پر خاصی توجہ دی اور کامیاب کوشش فرمائی، پھر چونکہ اس کے بنیادی محرک اور مدّون آپ ہی تھے اس لئے قرآن وسنت سے آپ کے بیان کردہ اسی خلاصے کا نام آپ کے لقب ''ابوحنیفہ'' کی نسبت سے فقہ حنفی پڑ گیا اور آپ کی اسی فقہ میں نماز میں اس اختلافی رفع یدین کے کرنے کو مکروہ لکھا ہے، پس حدیث سے اخذ کردہ آپ کے اس واضح موقف کے آجانے کے بعد یہ مطالبہ کرنا بالکل بے جا ہے کہ انہوں نے اپنی کسی کتاب میں اس حدیث سے ممانعت رفع یدین پر استدلال بھی فرمایا ہے یا نہیں؟ کیونکہ آپ نے الفاظ حدیث کے جمع کرنے والوں کی کثیر تعداد کے موجود ہونے کے باعث مزید اس شعبہ میں کام کرنے کو ضروری نہیں سمجھا، البتہ ان کا احادیث سے منتخب شدہ مسلک بھی موجود ہے اور احادیث کا ذخیرہ بھی دوسرے محدثین کی وساطت سے ہمارے سامنے ہے، لہذا اب اتنی بات دیکھنی پڑے گی کہ ان کا یہ مسلک ان احادیث میں سے کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ اور اس کے اثبات میں بحمد اللہ حدیث ہم نے پیش کر دی ہے، آپ کے اندر جرأت ہے تو آپ اس کا توڑ کر کے دکھائیں۔

علاوہ ازیں دوسرے محدثین سے جب میں یہ دکھا چکا ہوں کہ ''ومالی اراکم رافعی ایدیکم'' والی حدیث کو محض رفع یدین عندالسلام کی ممانعت میں سمجھنا درست نہیں تو یہ حدیث اپنے عمومی مفہوم کے تحت ہر اس رفع یدین کی ممانعت کی دلیل ہے جو خیل شُمس سے تشبیہ رکھتی ہو خواہ وہ نماز کے اوّل میں ہو یا درمیان میں ہو یا آخر میں ہو (جیسا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں اور آپ اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے رہے)۔

آپ نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں کسی حدیث یا کسی فقیہ کا کوئی ایسا حوالہ پیش کروں جس میں اس نے اس حدیث کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین کی ممانعت میں پیش کیا ہو تو میں آپ کا یہ مطالبہ بھی پورا کئے دیتا ہوں، دیکھئے! ''بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (طبع کراچی) '' نامی کتاب میرے سامنے کھلی ہوئی ہے جسے جلیل القدر عالم علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۷ھ) نے تصنیف فرمایا ہے، وہ اس میں فرماتے ہیں ''اما رفع الیدین عند التکبیر فلیس بسنة فی الفرائض عندنا الافی تکبیرة الافتتاح'' یعنی ہمارے نزدیک فرض نمازوں میں سوائے تکبیر تحریمہ کے کسی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت نہیں۔

پھراس کے چندسطر بعدوہ ہماری پیش کردہ صحیح مسلم وغیرہ کی روایت تشریح کے ساتھ لائے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں۔

وروی انه علیه الصلوٰة والسلام رای بعض اصحابه یرفعون ایدیهم عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰة

یعنی مروی ھے کہ حضورر علیه الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعض صحابہ کرام کو نماز میں رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ! کیا وجہ ھے کہ میں تمھیں منه زور گھوڑوں کی دموں کی طرح ھاتھ اُٹھاتے (رفع یدین کرتے) ھوئے دیکھتا ھوں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس کے علاوہ علامہ علی قاری حنفی رحمة اللّٰه علیه محدّث نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدّث دھلوی رحمة اللّٰه علیه نے ’’شرحِ سفر سعادت (فارسی)‘‘ میں بھی اس حدیث کو اس اختلافی رفع یدین کی ممانعت کی دلیل قرار دیا ہے، بحمداللہ تعالیٰ میں نے آپ کے اس مطالبہ کو ایک نہیں متعدد حوالہ جات سے پورا کردیا ہے، لیکن افسوس ہے کہ آپ میری تقریروں کا جواب نہیں دے رہے۔

غیر مقلد مناظر

غیر مقلد مناظر کے مطالبہ کے مطابق مناظر اہل سنت کے یہ حوالہ جات ان کے مسلک کے لئے آخری کیل ثابت ہوئے، پس انہوں نے اس کا جواب دینے کی بجائے اِدھر اُدھر کی لگا کر وقت ضائع کرنا شروع کردیا اور کہنے لگے کہ جی ! صاحبِ کتاب نے جو حدیث پیش کی ہے نہ تو اس کا راوی بتایا ہے، نہ اس کی سند بیان کی ہے اور عندالرکوع وعند رفع الراس من الرکوع کے جولفظ انہوں نے بیان کئے ہیں وہ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں پائے جاتے۔

مناظر اھل سنت

مناظر اہل سنت نے فرمایا کہ آپ کا مجھ سے مطالبہ یہ تھا کہ ہمیں کوئی حوالہ ایسا پیش کریں جس میں یہ ہو کہ کسی محدّث یا کسی فقیہ نے اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہو کہ یہ حدیث رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین کی ممانعت میں ہے اور آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ اس میں یہ پابندی بھی نہیں کہ وہ محدّث یا فقیہ حنفی ہو یا مالکی، شافعی ہو یا حنبلی، کسی محدّث یا فقیہ کا حوالہ پیش کردیں، جو میں نے دکھادیا، اب آپ خواہ مخواہ بات آگے بڑھائیں اور وقت

ضائع کریں تو آپ کی مرضی لیکن آپ کا یہ آخری مطالبہ میں نے پورا کر دیا ہے۔

باقی صاحب بدائع نے جو الفاظ لکھے ہیں تو ان کے بارے میں انہوں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ یہ حدیث کے لفظ ہیں، یہ تو آپ کہہ رہے ہیں، انہوں نے تو بطور خلاصہ صحیح مسلم کی حدیث کو اس کے صحیح مفہوم کے ساتھ بیان کیا ہے، پھر اس حدیث میں اس رفع یدین سے روکا گیا ہے جو نماز کے اندر کی جارہی تھی اور آپ بھی جانتے ہیں کہ نماز کے اندر والی رفع یدین رکوع میں جاتے اور اس سے سر اُٹھاتے وقت ہی کی رفع یدین ہے۔

غیر مقلد مناظر

اب غیر مقلد مناظر نے خوامخواہ اپنی سابقہ تقریر کو دہرانا شروع کر دیا اور ایک بار پھر امام بخاری کے رسالہ ''جزرفع یدین'' کا حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام بخاری کا زمانہ خیر القرون کا زمانہ تھا، جب انہوں نے اپنا یہ رسالہ لکھا تو کوئی تو انہیں کہہ دیتا کہ میاں کیا کر رہے ہو اور یہ کیا لکھ رہے ہو حدیث تو موجود ہے، حالانکہ امام بخاری نے اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت کا استدلال کرنے والے کو ظالم کہہ دیا اور کہا کہ ایسے شخص کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

مناظر اھل سنت

مناظر اہل سنت نے کہا کہ آپ امام بخاری کا یہ جملہ اس حدیث کے تحت نہیں دکھا سکتے کہ اس سے ممانعت رفع یدین کا استدلال کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے، انہوں نے ایسا بالکل نہیں کہا انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ اس حدیث سے یہ استدلال کرنا اور ممانعت سمجھنا درست نہیں، پھر اگر امام بخاری نے نہیں سمجھا تو کیا ہو گیا، اس وقت کے علماء (جن کے زمانہ کو آپ خیر القرون کا زمانہ کہہ رہے ہیں) وہ تو یہ سمجھ رہے تھے، اگر ان کی طرف سے اعتراض نہیں ہوا تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے ردّ کی طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت پڑی تھی؟ بہرحال امام بخاری کا ردّ کرنا ہی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ضرور اس زمانے میں کچھ علماء ایسے تھے جو اس حدیث کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کی رفع یدین کی ممانعت کی دلیل بناتے تھے، اگر ان کی تحریریں ہم تک نہیں پہنچیں تو اس کوئی مضائقہ نہیں، امام بخاری علیہ الرحمہ تو اس کے امین بن کر اس کا ذکر کر رہے ہیں اور یہ قاعدہ بھی ہے کہ عدم نقل عدم وجود کو لازم نہیں ورنہ مثلاً جن انبیاء کرام علیہم السلام کا نام تک مذکور نہیں ان کے وجود سے انکار لازم آئے گا۔

پھر یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ امام بخاری جیسے جلیل القدر محدّث جن لوگوں کا ردّ کرنے اور جواب لکھنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں وہ بالیقین اہل علم تھے کوئی عام قسم کے آدمی نہیں تھے ورنہ انہیں ان کی تردید لکھنے کی ضرورت

ہی محسوس نہ ہوتی۔

غیر مقلد مناظر

غیر مقلد مناظر نے کہا کہ اس میں واضح نہیں کہ اس حدیث کو ممانعت رفع یدین میں پیش کرنے والے کون اور کس قسم کے لوگ تھے، آپ نے یہ بات ائمہ اہل سنت سے دکھائی ہے، اس وقت گمراہ فرقے بھی موجود تھے، خارجی، معتزلی اور رافضی بھی تھے، ہوسکتا ہے ان میں سے کسی نے یہ استدلال کیا ہو اور امام بخاری اس کا ردّ کر رہے ہوں۔

مناظر اہل سنت

مولانا نے کہا تھا کہ امام بخاری نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ اس سے ممانعت کا استدلال کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے، میں نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ یہ حوالہ دکھائیں مگر یہ نہیں دکھا سکے اور نہ کوئی عذر پیش کر سکے، پس انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے۔

پھر انہوں نے مناظرہ کی ابتداء میں کہا تھا کہ جو لوگ رفع یدین نہیں کرتے وہ محض اس کے انکار کی وجہ سے ان کے نزدیک نہ گنہگار ہیں اور نہ گمراہ ہیں اور اب اس سے مُکر کر انہوں نے کہا ہے کہ وہ گمراہ خارجی بھی ہو سکتے ہیں، رافضی بھی ہو سکتے ہیں، گویا انہوں نے اپنی پہلی بات کو ردّ کر دیا ہے اور بالواسطہ طور پر اب ہمیں یہ کافر و گمراہ کہہ رہے ہیں۔

میں عرض کروں یہ کہیں ثابت کر دیں کہ رافضی رفع یدین کے منکر ہیں اور خارجی رفع یدین کے قائل نہیں، خارجی اور رافضی تو رفع یدین کے قائل ہیں اور حنفی ہی ہیں جو رفع یدین نہیں کرتے، پس امام بخاری ردّ بھی انہی ائمہ حنفیہ کا کر رہے ہیں، مجھے اس بات کا بڑا دُکھ ہے کہ میں بار بار جس بات کا جواب دے چکا ہوں یہ اس کو اپنی تقریر میں دُہرائے جا رہے ہیں۔

غیر مقلد مناظر

اب غیر مقلد مناظر نے سب سے پہلے گھبراہٹ کے عالم میں معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس بات کی تردید کرتا ہوں اور واضح کرتا ہوں کہ محض رفع یدین چھوڑ دینے میں نہ کسی کو گنہگار سمجھتا ہوں اور نہ گمراہ (مناظر اہل سنت کا مقصد بھی ان سے یہی کہلوانا تھا)، پھر اِدھر اُدھر کی لگا کر جب انہیں یقین ہوا کہ مناظر اہل سنت کی تقریر کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تو انہوں نے کبھی علم غیب، کبھی حاضر ناظر اور کبھی نور بشر کے مسائل کا گستاخانہ انداز میں نام لے کر اہل سنت سامعین کو اُکسانے اور راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی، بالآخر جب ان کی حالت ”اُگلتے بنے نہ نگلتے بنے“

کی سی ہوگئی تو تھک ہار کر یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اگر آپ کے خیال میں یہ بحث غیر ضروری ہے تو ہم اسے یہیں پر ختم کئے دیتے ہیں، یہ کہہ کر فوراً اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور مناظر اہل سنت سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ آپ نے کہا ہے کہ رفع یدین وہی ممنوع ہے جس میں ہاتھ اور بدن ایک ساتھ ہلیں تو میں اپنی رفع یدین کر کے دکھاتا ہوں اس میں ہاتھ اور بدن ایک ساتھ بالکل نہیں ہلتے، پھر اس طرح سے رفع یدین کر کے دکھائی کہ اپنے کندھوں تک ہاتھ اُٹھا کر تھوڑا توقف کیا پھر رکوع میں گئے اور پھر رکوع سے بالکل سیدھے کھڑے ہوکر کچھ ٹھہرے پھر رفع یدین کی اور پھر کہا کہ بتایئے اس میں کیسے ہاتھ اور بدن ایک ساتھ ہلتے ہیں۔

ڈاکٹر سعید اختر صاحب مرحوم

اس پر ڈاکٹر سعید اختر صاحب (ثالث مناظرہ منجانب اہل سنت) نے کہا کہ جناب آپ نے جو درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ کر کے رفع یدین کی ہے ہم نے اس طریقہ سے رفع یدین کرتے ہوئے آج تک کسی اہلحدیث کو نہیں دیکھا، غیر مقلد مناظر نے جھٹ کہا کہ ان کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔

مناظر اہل سنت

مناظر اہل سنت نے کہا کہ آپ یہ لکھ دیں کہ ان کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے اور اس کے ساتھ اس کی دلیل بھی لکھ دیں کہ کس حدیث کی روشنی میں یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔

غیر مقلد مناظر

نے کہا کہ ٹھیک ہے میں لکھ دیتا ہوں (حالانکہ کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں کہ جس میں مثلاً قیام سے فراغت کے بعد کچھ فاصلہ سے رفع یدین کرنے کا ذکر ہو)، جب حواس باختگی کے عالم سے انہیں تھوڑا سا ہوش آیا تو سمجھ گئے کہ مطلوبہ تحریر دینا ان کے حق میں سم قاتل سے کم نہیں، اس وقت ان کی یہ حالت زار قابل دید تھی کہ ان کا چہرہ کئی رنگ لا رہا تھا، وہ بار بار قلم اُٹھاتے، لکھنے کے لئے تیار ہوتے پھر کہتے کہ پہلے یہ بتائیں کہ آپ لکھواتے کیوں ہیں؟ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟ پھر کہتے اچھا لکھ دیتا ہوں، پھر رُک جاتے، پھر کہتے اچھا میں اپنے احباب سے مشورہ کر لوں، پھر اپنے ساتھیوں کو مناظرہ گاہ سے باہر لے جاتے پھر واپس آتے اور وہی پہلے والا طریقہ اپناتے کہ لکھتا ہوں، بتاؤ کیا لکھوں؟ جیسے کہو لکھ دوں، اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟

بالآخر جب دیکھا کہ فرار کی تمام راہیں بند ہوچکی ہیں اور سوائے ہار مان لینے کے کوئی چارہ کار نہیں رہا تو نماز کا بہانہ بنا

کر گئے اور اپنے ایک عربی پڑھانے والے مفتی عبدالرحمٰن رحمانی غیر مقلد کے در دولت پر جا کر دستک دی، اپنی مشکل سنائی اور اپنی حاجت روائی کی ان سے درخواست کی اور انہیں کسی نہ کسی طرح راضی کر کے مناظرہ کے لئے لے آئے۔

اس وقت یہ منظر بھی قابل دید تھا کہ جب نمبر (۲) **غیر مقلد مناظر مفتی عبدالرحمن رحمانی** صاحب موصوف مجمع میں اپنے مناظر کو ڈانٹ کر کہہ رہے تھے کہ تم نے ایسا کہا کیوں؟ اور **مناظر نمبر (۱) صاحب** نہایت عاجزانہ انداز میں کہہ رہے تھے حضرت جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا اب میری رہنمائی فرمائیں میں کیا کروں؟ مگر مناظر نمبر (۲) بھی ان کی جان خلاصی نہ کرا سکے بلکہ انہیں اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ رحمانی صاحب موصوف اس سے پہلے ٹمبر مارکیٹ ملتان میں اپنے مناظر مولوی اللہ بخش غیر مقلد کی معرفت مناظر اہل سنت کے مقابلہ میں شکست کا مزہ چکھ چکے تھے۔

مناظر اہل سنت

غیر مقلد مناظر نمبر (۲) کے آنے کے بعد مناظر اہل سنت نے غیر مقلد مناظر نمبر (۱) سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ جتنے چاہے علماء لے آئیں میں ان شاء اللہ ان سب سے نمٹ لوں گا، لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ آپ پہلے ہماری مطلوبہ تحریر دیں یا آپ یہ لکھ دیں کہ آپ مناظرہ نہیں کر سکتے، اب آپ کی طرف سے فلاں صاحب مناظرہ کریں گے، یا ہم ٹیپ ریکارڈر کھول دیتے ہیں آپ زبانی طور پر اپنی عاجزی اور شکست کا اعلان کریں تو پھر آپ جس کو بھی لے آئیں ہم اس کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر کم وبیش پورا ایک گھنٹہ انہوں نے ضائع کر دیا اور مطلوبہ تحریری بیان نہ دیا، بالآخر بانئ مناظرہ نے محفل میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ یہ حضرات آپ کی مطلوبہ تحریر یا بیان نہ تو دیتے ہیں اور نہ دے سکتے ہیں اس لئے آپ نے دوسرے مناظر سے مناظرہ کرنا ہے تو کرو ورنہ مناظرہ یہیں بند کر دو۔

چونکہ بانئ مناظرہ کا یہ اعلان پہلے غیر مقلد کی شکست کے اعلان کے قائم مقام تھا اس لئے مناظر اہل سنت نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم دوسرے مناظر کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں، غیر مقلدوں کے دوسرے مناظر اس کے لئے تیار ہو جائیں، مناظر نمبر (۲) کا شور تو بہت تھا مگر وہ تقریباً دس منٹ کے اندر اندر آؤٹ ہو گئے اور اس سے قبل انہوں نے راہِ فرار تلاش کرنے کی سر توڑ کوشش کی، مثلاً انہوں نے کہا کہ اب شرائط طے ہو جائیں اور مناظرہ کسی اور تاریخ میں کسی اور مقام پر ہو جائے، مگر مناظر اہل سنت نے کہا کہ خبردار! ہم آپ کو بھاگنے نہیں دیں گے، بہانے ڈھونڈنے کی آپ کو کوئی اجازت نہیں، ہم ان شاء اللہ اسی مقام پر آپ کے ساتھ مناظرہ کریں گے اور دودھ کا دودھ اور پانی

کا پانی کر کے جائیں گے۔

غیر مقلد مناظر نمبر(۲) سے جو بحث ہوئی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے،اس کا آغاز دوبارہ شرائط طے کرنے سے ہوا۔

مناظر اہل سنت۔ نے فرمایا مولانا! آپ یہ بتائیں کہ آپ کے نزدیک رفع یدین کا مسئلہ اصولی ہے یا فروعی؟

غیر مقلد مناظر نمبر۲۔ نے کہا مذہب اہل حدیث کے نزدیک اور اسلام کا صحیح موقف یہی ہے کہ نماز کے اندر رفع یدین کرنا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے، آپ کا فعل مبارک ہے۔

مناظر اہل سنت۔ نے فرمایا آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں آپ اسے خوب سمجھ رہے ہیں، بتایئے آپ کے نزدیک رفع یدین کا مسئلہ اصولی ہے یا فروعی؟

غیر مقلد مناظر نمبر۲۔ مسئلہ رفع یدین کے اصولی یا فروعی ہونے کی تقسیم کسی حدیث میں وارد نہیں ہوئی اس لئے یہ بحث فضول ہے، یا آپ کسی حدیث میں یہ تقسیم دکھا دیں پھر بات ہوگی۔

مناظر اہل سنت۔ نے فرمایا مولانا اصولی مسئلہ سے مراد وہ مسئلہ ہے جس کا منکر کافر یا گمراہ ہو اور فروعی سے مراد وہ مسئلہ ہے جس کے منکر کو کافر یا گمراہ نہ کہا جا سکے، آپ جو اس تقسیم سے انکار کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے نزدیک اس کا منکر کافر اور گمراہ بھی ہے اور مسلمان بھی، یا نہ وہ کافر و گمراہ ہے اور نہ مسلمان۔

اگر آپ پھر بھی نہ مانیں تو میں عرض کروں گا کہ آپ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مانتے ہیں اور آپ کی خاتمیت کے مسئلہ کو اصولی مان کر اس کے منکر کو کافر کہتے ہیں تو کیا آپ کسی حدیث میں دکھا سکتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خاتم النبیین ہونے کے مسئلہ کو اصولی کا نام دیا ہو، ہے تو دکھا دیں، نہیں اور ہرگز نہیں، تو جب یہاں پر اصولی اور فروعی کی تقسیم گوارا ہے تو رفع یدین کے مسئلہ میں اس کے مان لینے سے کیا تکلیف ہوتی ہے، بہر حال جواب دیجئے کہ آپ کے نزدیک مسئلہ رفع یدین اصولی ہے یا فروعی؟

غیر مقلد مناظر نمبر۲۔ غیر مقلدین کا دوسرا مناظر بھی مناظر اہل سنت کے شکنجے میں ایسا کسا گیا کہ اس کی بھی جان خلاصی مشکل ہوگئی اور جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو بحث کا رُخ کا تبدیل کر کے جھوٹ بولتے ہوئے کہا واہ مولانا آپ میرے ساتھ مناظرہ کرتے ہیں، آپ کو تو لفظ بھی صحیح بولنے نہیں آتے، آپ نے خاتم اور خاتمیت کے الفاظ کو تا کی زیر کے ساتھ بولا ہے حالانکہ تا کی زبر ہے۔

مناظر اہل سنت ۔سمجھ گئے کہ غیر مقلد مناظر نمبر (۲) بھی مناظرہ سے راہ فرار اختیا کرنے کی خاطر جھوٹ بولنا شروع ہو گئے ہیں، پس آپ نے ان کی یہ راہ بھی بند کرتے ہوئے گرج کر فرمایا کہ ہمارا شب وروز کا کام ہی درس وتدریس ہے اور رات دن ہم الفاظ تولتے ہیں، یہ ممکن ہی نہیں کہ میں نے روزمرہ استعمال ہونے والے یہ لفظ غلط بولے ہوں، لہذا کیسٹ ریورس کر کے سُن لیں میں نے الفاظ صحیح بولے ہیں یہ خوامخواہ جھوٹ بول کر بھاگنا چاہتے ہیں۔

اس پر غیر مقلد مناظر کی زبان سے بعض سامعین نے یہ بھی سنا کہ اگر مناظر اہل سنت نے وہ لفظ غلط بولے ہیں تو ان کی ورنہ میری شکست ہے، پس کیسٹ ریورس کی گئی اور تین مرتبہ اسے سنا گیا اور تمام سامعین نے اسے بغور سنا۔

بلکہ نئے غیر مقلد عبدالرشید بانی مناظرہ کو اس کے لئے ثالث مقرر کیا گیا، اس نے بھی کھڑے ہو کر بھری محفل میں کیسٹ کو سنا، غیر مقلد مناظر نمبر (۲) کا بیان غلط اور جھوٹ ثابت ہوا اور مناظر اہل سنت کے بولے گئے وہ الفاظ صحیح نکلے۔

اس طرح دوسرے مناظر کو بھی اپنی منہ مانگی شکست مل گئی، اس مقام پر مناظر اہل سنت نے گرج کر کہا کہ جو شخص ایسا جھوٹا ہو کہ بھری محفل میں سفید جھوٹ بول دے بتایئے میں ایسے جھوٹے سے کیسے بات کروں۔

پس سامعین مناظرہ کھڑے ہو گئے اور سب نے کہا کہ جھوٹے غیر مقلدوں کا مفتی جھوٹا، جھوٹوں پر خدا کی لعنت ۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین ،مناظر اہل سنت زندہ باد کے نعرے لگائے اور نعرۂ تکبیر ورسالت سے فضا میں گونج پیدا کی، سامعین کے اسی فیصلہ پر مناظرہ ختم ہو گیا اور پورے قریہ میں اس فتح پر حنفیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، لوگوں نے آگے بڑھ بڑھ کر مناظر اہل سنت کا استقبال کیا اور اس فتح مبین پر آپ کو مبارکبادی اور ہدایائے تہنیت پیش کیئے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین